سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۱ جنوری بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ کھانسی کی تکلیف اگرچہ ہے مگر اس میں پہلے کی نسبت کمی ہے۔ شام کے وقت کچھ بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۱ جنوری۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ خطبہ میں آپ نے رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت یابی کے لئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے احباب کو توجہ دلائی کہ وہ ان مبارک ایام میں بالالتزام روزانہ رات کو دو نفل ادا کرنے نیز اسلام کے غلبہ جماعت کی ترقی اور حضور کی شفایابی کے لئے دعائیں کرنے کا عہد کریں۔ اور رمضان کے دوران اپنے اس عہد کو پورے تعہد کے ساتھ نبھائیں۔ ازاں بعد آپ نے ۸ جنوری ۱۹۶۴ء کے الفضل میں سے حضور کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ دسمبر ۱۹۵۴ء پڑھ کر سنایا۔

— محترم چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع منٹگمری بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم چوہدری محمد نقی صاحب بیرسٹر شدید طور پر بیمار ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کا رشتہ خداتعالیٰ کے ساتھ عاجزی اور اضطراب کے ساتھ ہے

خداتعالیٰ کی طرف وہ متوجہ ہوتا ہے جسے کوئی تکلیف یا اضطراب لاحق ہو

"انسان جب اپنے تئیں امن میں دیکھتا ہے تو اسے خداتعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ حالتِ استغنا میں انسان کو خدا یاد نہیں آیا کرتا۔ خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ میری طرف وہ متوجہ ہوتا ہے کہ جس کے بازو ٹوٹ جاتے ہیں۔ اب جو شخص غفلت سے زندگی بسر کرتا ہے اسے خدا کی طرف توجہ کب نصیب ہوتی ہے۔ انسان کا رشتہ خداتعالیٰ کے ساتھ عاجزی اور اضطراب کے ساتھ ہے لیکن جو عقلمند ہے وہ اس رشتہ کو اس طرح سے قائم رکھتا ہے کہ وہ خیال کرتا ہے کہ میرے باپ دادا کہاں ہیں اور اس قدر مخلوق کو ہر روز مرتا دیکھ کر وہ انسان کی فانی حالت کا مطالعہ کرتا ہے اور اس کی برکت سے اسے پتہ لگ جاتا ہے کہ میں بھی فانی ہوں اور وہ سمجھتا ہے کہ یہ جہان چھوڑ دیا جائے گا۔ اور اگر وہ اس میں زیادہ مبتلا ہے تو اسے چھوڑنے کے وقت حسرت بھی زیادہ ہو گی اور یہ حسرت ایسی ہے کہ خواہ آخرت پر ایمان نہ بھی ہو تب بھی اس کا اثر ضرور ہوتا ہے اور اس سے امن اس وقت ملتا ہے کہ جب فانی خوشحالی نہ ہو بلکہ سچی خوشحالی ہو۔ بعض آدمیوں کو بیماریوں سے بعض کو دوسری تکالیف اسے خداتعالیٰ کی طرف رجوع ہوتا ہے۔"

(البدر ۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء)

تعلیم الاسلام کالج کے چھٹے آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا دوسرا دن

ریلوے، پولیس، پی اے ایف اور برادرز کلب کی طرف سے شاندار کھیل کا مظاہرہ

فائنل میچ آج پی اے ایف چکلالہ اور پاکستان پولیس کے درمیان ہو گا

ربوہ ۱۱ جنوری ۱۹۶۴ء۔ کل تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے چھٹے آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا دوسرا دن تھا۔ کلب سیکشن میں کل ۸ میچ اور کالج سیکشن میں ۴ میچ کھیلے گئے۔

کلب سیکشن میں پہلا سیمی فائنل برادرز کلب لاہور اور پاکستان پولیس کے درمیان ہوا۔ جس میں پاکستان پولیس نے برادرز کلب کو ۲۹ کے مقابلہ میں ۳۲ پوائنٹ سے شکست دی۔ پولیس کی طرف سے ایبن نے ۲۰ اور رحمین نے ۱۰ پوائنٹ حاصل کئے جبکہ برادرز کلب کی طرف سے حق نے ۸ بھٹی نے ۱۱ امین شیخ نے ۵ اور سنگیر نے ۳ پوائنٹ حاصل کئے۔ (باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

— سالانہ تعلیمی کلاس کے اختتام پر —

معلمین وقف جدید کے اعزاز میں الوداعی تقریب کا انعقاد

نمایاں امتیاز حاصل کرنے والے معلمین میں انعامات محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے تقسیم فرمائے

ربوہ ۱۱ جنوری۔ معلمین وقف جدید کی ساتویں سالانہ تعلیمی کلاس کے اختتام پر کل مورخہ ۱۰ جنوری بروز جمعۃ المبارک ۳ بجے بعد دوپہر وقف جدید کی طرف سے معلمین کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں معلمین اور تعلیمی کلاس کے اساتذہ کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض صحابہ اور متعدد دیگر احباب نے بھی شرکت فرمائی۔

تقریب کا آغاز محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ ازاں بعد مجلس وقف جدید کے رکن مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے وقف جدید کے کام اور اس کے نتائج پر روشنی ڈالی۔ اور اس ضمن میں بعض اعداد و شمار پیش کر کے بتایا کہ کس طرح وقف جدید کی تحریک اللہ تعالیٰ کے فضل سے مثمر ثمرات ثابت ہو رہی ہے (باقی صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ جنوری ۶۳ء

سادہ زندگی

جماعت احمدیہ کا ہر فرد اس کو جانتا ہے کہ وہ اس زمانہ میں اسلام کو از سر نو دنیا میں قائم کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ جو انسان اتنے عظیم کام کے لئے کھڑا ہوتا ہے اس کو ہمہ تن قربانی بننا پڑتا ہے جس طرح ایک انسان خطرہ کا الارم سن کر چوکس ہو جاتا ہے اور کھانا پینا بھول جاتا ہے اور جلد از جلد خطرہ کے مقام پر پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہی حالت اس انسان کی ہے جو آج اللہ تعالے کا نام بلند کرنے کے لئے خاص طور پر اٹھتا ہے۔ وہ در اصل خطرہ کا الارم سن رہا ہوتا ہے اور اس کو چین نہیں پڑ سکتا جب تک وہ اس خطرہ کو دور کرنے کے لئے باقی سب کچھ فراموش نہ کر دے۔

آج ہم دنیا کو عظیم ترین خطرہ سے بچانے کے لئے نکلے ہیں ہمارا دعوے ہے کہ ہمیں اللہ تعالے نے اس کام کے لئے چن لیا ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسی لئے مبعوث کیا ہے۔ تا کہ وہ خطرہ کا الارم بجائیں۔ ہم نے یہ الارم سن لیا ہے اور کمر باندھ کر اس خطرہ کو دنیا سے دور کرنے کے لئے تیار ہوئے ہیں ایسی صورت میں ضروری ہے کہ ہم کو سب کچھ فراموش ہو جائے۔ ہم ہر قربانی کے لئے تیار ہو جائیں۔ ایسی حالت میں انسان کو نہ تو کھانا سوجھتا ہے اور نہ آرام۔ وہ کون ہے جو یہ خبر سن کر کہ خدانخواستہ اس کے گھر کو آگ لگ گئی ہے آرام سے لیٹ جائے اور عیش و عشرت میں مشغول ہو جائے۔ یہ وقت تو ایسا ہے کہ وہ معمولی ضروریاتِ زندگی کو بھی خاطر میں نہ لائے۔

آپ نے دیکھا ہو گا کہ بعض انسان دنیا کے کاموں میں اتنے منہمک ہوتے ہیں کہ وقت پر کھانا بھی نہیں کھاتے اور کہتے ہیں کہ ہاتھ کا کام نبڑ جائے تو کھا لوں گا اسی طرح لمحوں پر لمحے گزر جاتے ہیں اور لمحے گھڑیوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں مگر اس کا کام ختم نہیں ہوتا۔ وہ اس حالت میں کسی آرام کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا حالانکہ لگاتار محنت سے اس کے اعضاء درد کرنے لگتے ہیں لیکن جب تک کام ختم نہ ہو جائے وہ اس میں مشغول رہتا ہے۔

بڑے آدمیوں کی سوانح حیات پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے اکثر ایسے تھے جن کی زندگی اتنی سادہ اور بے تکلف ہوتی تھی کہ بعض دفعہ لطیفہ بن جاتی تھی کھانا دسترخوان پر لگا ہے مگر وہ کام میں لگے ہوتے ہیں بعض دفعہ تو صبح کا کھانا شام کو کھاتے ہیں اور بعض دفعہ کھانا ساری رات لگا رہتا ہے مگر وہ اس کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے ظاہر ہے کہ ایسے انسان کے لئے لذیذ اور بدمزہ کھانے کا امتیاز کوئی معنی نہیں رکھتا۔ وہ تو صرف کھانے کو زہر مار کرنا جانتا ہے۔ جو کچھ بھی سامنے آ گیا آتش شکم کو بجھانے کے لئے کھا لیا۔

یہی حالت اس قوم کی ہوتی ہے جو کسی مصیبت میں گرفتار ہو جاتی ہے گزشتہ جنگ میں جب برطانیہ میں اشیاء خوردنی پر کنٹرول لگا یا گیا تو ہر فرد کے لئے ہفتہ میں صرف ایک انڈا مقرر ہوا۔ اور یہ حقیقت ہے کہ کوئی انگریز ایسا نہ تھا جس نے ہفتہ میں دو انڈے استعمال کئے ہوں۔ یہ کتنا ایثار ہے۔ بے شک کنٹرول حکومت کی طرف سے ہوا تھا مگر یہ فرض شناس قوم اس حکم کی پابند رہی اور شاید ہی کوئی فرد ہو گا جس نے پابندی نہ کی ہو۔ وہ لوگ بھی جو روزانہ کئی درجن انڈے خرید سکتے تھے انہوں نے بھی خلاف ورزی نہ کی۔

اس وقت جماعت احمدیہ بھی ایک غیر معمولی حالت میں سے گزر رہی ہے وہ اپنی مرضی سے اللہ تعالے کے کام کے لئے آمادہ ہوئی ہے کسی قسم کا اس پر جبر نہیں ہے۔ ہر فرد جماعت یہ سمجھ کر جماعت میں داخل ہوا ہے کہ اس نے اللہ تعالے کی آواز پر لبیک کہا ہے اور وہ ایک عظیم مہم کیلئے اٹھا ہے۔ اس کی حالت اس سپاہی کی طرح ہے جو میدان جنگ میں جا رہا ہو جو صرف چند دنوں کا راشن ہی ساتھ لے جا سکتا ہے۔ اول تو میدان جنگ میں بھوک لگتی ہی کہاں ہے لیکن اگر لگتی ہے تو کیا ایک سپاہی اس وقت یہ سوچتا ہے کہ مجھے کونسی مقوی غذا کھانی چاہیئے اس وقت تو جو کچھ تھیلے میں ہوتا ہے خواہ کچا اناج ہی کیوں نہ ہو کھانا پڑتا ہے۔ اور اس کو بھی وہ غنیمت سمجھتا ہے۔

یہی اصول ہے جس پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نے سادہ زندگی کی تحریک چلائی ہے۔ چونکہ ہم اس وقت میدان جنگ میں ہیں اس لئے ہم کو لذیذ اور مزیدار کھانوں اور فوق البھڑک لباس کا خیال بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالے اپنے خطبہ جمعہ ۱۲/۴۴ء میں فرماتے ہیں:۔

"آج اسلام کے لئے قربانیوں کا زمانہ ہے اور ایسا زمانہ ہے کہ ہمیں چاہیئے کہ اسلام کی خاطر قربانی کرنے کی غرض سے جائز خواہشات کو بھی جہاں تک چھوڑ سکیں چھوڑ دیں۔ جب تک ایسا نہ کیا جائے اسلام کو ترقی حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس جن لوگوں کے قلوب میں محبت ہے۔ اسلام کی خدمت کا احساس ہے وہ اپنی زندگیاں سادہ بنائیں۔ ایسی سادہ کہ زیادہ سے زیادہ خدمت اسلام بجا لانے کا موقعہ مل سکے اور دنیا میں حقیقی مساوات قائم کر سکیں جس کے بغیر دنیا میں کوئی امن قائم نہیں ہو سکتا۔"

(خطبہ جمعہ ۸ دسمبر ۱۹۴۴ء)

جس طرح ایک سپاہی جو میدان جنگ میں کھڑا ہوا ور وہ جو کچھ ملے کھا لیتا ہے اسی طرح ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم سادہ زندگی اختیار کریں اور لذیذ اور مزیدار کھانوں کے درپے نہ ہوں۔ کپڑوں میں فضول خرچی نہ کریں کھیل تماشوں میں روپیہ ضائع نہ کریں۔ اور ہر قسم کے عیش و عشرت کے سامانوں کو ترک کر دیں۔

ہم نے اوپر کہا ہے کہ یہ تحریک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے چلائی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ آپ نے منظم طور پر ایک لائحہ عمل ہمارے سامنے رکھا ہے تاہم حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالے کے فضل سے ہر سچا احمدی فطرتی طور پر اس لائحہ عمل پر شروع ہی سے کاربند ہو جاتا ہے۔ جب وہ جان لیتا ہے کہ وہ اللہ تعالے کے کام کے لئے کھڑا ہوا ہے تو فطرتاً وہ ہر قسم کی عیاشی سے توبہ کر لیتا ہے۔ عیاشی تو بڑی بات ہے وہ اپنے معمولی اخراجات میں بھی کمی کر دیتا ہے اور انفاق کے لئے روپیہ بچاتا ہے۔ احمدیوں میں خدا تعالے کے فضل سے متمول سے متمول فرد بھی اس بات کا خیال رکھتا ہے کہ غیر ضروری اخراجات کو ختم کر دیا جائے۔ تاہم ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے بعض نوجوان مرد اور عورتیں اب کچھ انحراف کی طرف راغب ہیں یہ بہت ہی بُرا رجحان ہے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ یہ لوگ احمدیت کے مقاصد کو بھول رہے ہیں۔ حالانکہ احمدی نوجوانوں خاص کر احمدی خواتین سے ہی یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ "سادہ زندگی" اختیار کر کے دوسروں کے سامنے ایک نمونہ پیش کریں۔ سنا جاتا ہے

(باقی صفحہ ۵ پر)

حسن کے کمال میں خار بھی تو پھول ہے

ظلم تو قدیم سے آپ کا اصول ہے
آپ شوق کیجیے ہم کو یہ قبول ہے

میرا اک سوال تھا پر جواب کیا ملا؟
آپ بھی فضول ہیں بات بھی فضول ہے

تیری کائنات اک بحرِ بیکراں سہی
میری جستجو کا بھی عرض ہے نہ طول ہے

آدمی کو آدمی جبر سے مٹا سکے
ہے بڑا مغالطہ انتہا کی بھول ہے

فرق کیجیے گا تنویر خوب سوچ کر
حسن کے کمال میں خار بھی تو پھول ہے

اسلامی معاشرہ

تقریر مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف بموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء

آخری قسط

کہتے ہیں کوئی شخص اپنے گیروے کپڑے میں تیر کمان چھپائے ہوئے کسی درخت کے نیچے آیا۔ پرندوں کا ایک جوڑا درخت پر بیٹھا تھا۔ جب اس شخص پر نظر پڑی تو ان میں سے ایک نے کہا آؤ یہاں سے اڑ جائیں۔ دوسرے نے کہا نہیں یہ تو کوئی درویش ہے اس سے کیا ڈر۔ اس شخص نے تیر چلے میں چڑھایا اور ایک پرندے کو زمین پر گرایا۔ دوسرے نے جا کر حاکم کے پاس شکایت کی۔ حاکم نے درویشوں کا روپ دھارنے والے پر فرد جرم عائد کر دی اور اسے تختہ دار پر لٹکانے کا حکم دیا۔ پرندے نے نہایت ادب سے عرض کی کہ حضور میری صرف ایک ہی التجا ہے۔ فقط اس درویش کے گیروے کپڑے اتروا دئے جائیں۔ تا آئندہ کوئی سادہ لوح اس کے دھوکے میں نہ آسکے۔

اسلامی معاشرہ کا طرۂ امتیاز اطاعت و تعاون ہے۔ ائمہ سلف کا طرز عمل دیکھ لیجئے۔ سید التابعین حضرت سعید المسیب بنی مروان کے ہاتھوں طرح طرح کے مظالم و شدائد بھی سہتے۔ مگر اطاعت سے منہ نہ موڑتے۔ بے شک اسلام کلمہ حق کو جہاد قرار دیتا ہے۔ لیکن یہ بہت کٹھن مرحلہ ہے کہ حق بات بھی کہی جاتے لیکن اطاعت اور تعاون کی حدود کو بھی پامال نہ کیا جائے۔ امام احمد بن حنبل نے خلق قرآن کے عقیدہ کی وجہ سے مامون و معتصم کے عہد میں کوڑوں سے پیٹھ لہولہان کروائی لیکن اطاعت کا مستحق انہی کو سمجھا اور ان کے خلاف خروج سے روکا بلکہ اپنے وصیت نامہ میں لکھا۔

الدعا لائمة المسلمين
بالصلاح ولا تخرج
عليهم بالسيف ولا تقاتلهم
فی الفتنة (ابن الجوزی)

مسلمان ائمہ کی بہتری کے لئے دعا کرو اور ان کے خلاف تلوار لے کر خروج نہ کرو۔ اس سے فتنہ و فساد بڑھتا ہے۔ یہاں میں یہ بات کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ اس دور میں جذبۂ اطاعت کو پھر سے اجاگر مسیح موعود نے کیا۔ اور ہماری جماعت کی ترقی منحصر ہے خدا کے فضل مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں اور اس جذبہ پر۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اگر حاکم ظالم ہو تو اس کو برا بھلا
نہ کہتے پھرو بلکہ اپنی حالت میں
اصلاح کرو۔ خدا اس کو بدل دے گا
..... میری نصیحت یہی ہے کہ
ہر طرح سے تم نیکی کا نمونہ بنو۔
خدا کے حقوق بھی تلف نہ کرو اور
بندوں کے حقوق بھی تلف نہ کرو۔
(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۹۸)

اسلامی معاشرہ اور اجتماعات

بالآخر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہر سوسائٹی میں کچھ اجتماعات ہوتے ہیں۔ اور یہ اجتماع سوسائٹی کا آئینہ دار ہوتے ہیں۔ ان تقریبات میں قوم کی تعلیم تہذیب اور تمدن بے نقاب ہو کر سامنے آتے ہیں اور ان کی جذبات کی قدر ہیجان ہوتا ہے۔ ایسے مواقع پر عام طور پر ہر طبقہ کے لوگ ایک جگہ جمع ہوتے ہیں۔

مبصر اس موقعہ پر بچوں کو دیکھ کر اندازہ کرے گا کہ اس معاشرہ کے بچوں کو تہذیب نفس کہاں تک حاصل ہے۔ یہ نونہال کتنے شستہ اور مستعد ہیں۔ وہ بوڑھوں کو دیکھ کر سوچے گا۔ کہ معاشرے کے یہ لدا ہما قوم کے افراد میں کتنی دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور ان کی اصلاح کے لئے یہ کتنے بے تاب۔ وہ معاشرہ کے دماغ کا اندازہ ان کے احوال سے کرے گا۔

نوجوانوں کو دیکھ کر وہ اس بات کا جائزہ لے گا کہ قوم کی فعالی قوت کا رخ کس جانب ہے۔ وہ نوجوانوں کے طور و اطوار دیکھ کر اندازہ کرے گا کہ معاشرہ کا مزاج کیا ہے۔ وہ ان کے لباس سے اندازہ کرے گا۔ کہ ان کے ہاں نقالی یا احساس کمتری کا جذبہ تو نہیں پایا جاتا۔

مستورات کے حال پر غور کر کے وہ اس نتیجہ پر پہنچ سکے گا کہ معاشرہ کے بنیادی وصف سادگی کو کس حد تک یہ اہمیت دیتی ہیں اور معاشرہ کا یہ طبقہ معنوی خوبیوں کے حصول کے لئے بے تاب ہے یا ظاہری ٹیپ ٹاپ کا دلدادہ۔ حیا و شرم جو معاشرہ کا ضروری حصہ ہے۔ وہ ان کے اندر پایا جاتا ہے یا نہیں۔

وہ شہریوں کے اٹھنے بیٹھنے سے لگائے گا کہ ان میں اپنے دیہاتی بھائیوں کے لئے اخوت کا جذبہ ہے۔ یا یہ لوگ خود نمائی اور خود پسندی کا شکار ہیں۔ اور دیہاتیوں کو دیکھ کر فیصلہ کرے گا کہ اسلامی انقلاب کا ان پر کس قدر اثر ہے اور قومی تحریکوں میں یہ کس حد تک دلچسپی لیتے ہیں۔ وہ قومی کارکنوں کے شغف کو دیکھ کر سمجھے گا کہ یہ قوم کے خادم مجاہد ہیں یا تنخواہ دار ملازم۔

الغرض اجتماعات اگر ایک طرف تعلیم و تہذیب کی درس گاہ ہوتے ہیں تو دوسری طرف حاصل کردہ تربیت کو ظاہر کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔ اسلامی معاشرہ کی نشأۃ ثانیہ کا سب سے بڑا اجتماع یہ جلسہ سالانہ ہے۔ اس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۱ء میں ڈالی اور اس دینی اجتماع کی غرض و غایت یہ بیان فرمائی کہ

"ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح
بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی
تبدیلی اپنے اندر حاصل کریں کہ
ان کے دل آخرت کی طرف بکلی
جھک جائیں۔ اور ان کے اندر
خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو۔ اور
وہ زہد و تقویٰ اور خدا ترسی۔
پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم
محبت اور مواخات میں دوسروں
کے لئے ایک نمونہ بن جائیں
اور انکسار اور تواضع اور راستبازی
ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے
لئے سرگرمی اختیار کریں"۔
(شہادۃ القرآن)

آئیے خدا کو حاضر و ناظر جان کر اپنا اپنا محاسبہ کریں کہ ہم اس جلسہ کے انعقاد کی غرض کو کس حد تک پورا کر رہے ہیں۔ ہم اس جلسہ سے کیا وہی کچھ سیکھ رہے ہیں جو حضور علیہ السلام ہمیں سکھلانا چاہتے تھے؟

احمدیت کی ترقی کا تمام تر راز اسلام کی سنہری تعلیم پر عمل کرنے میں ہے۔ اس تعلیم پر عمل کر کے عرب کے شتربان جہاں بان بن گئے تھے۔ وہ ریت کے ذروں کی طرح منتشر تھے اسلامی تعلیم پر عمل کرنے سے وہ ایک مضبوط چٹان میں تبدیل ہو گئے۔ اگر آج ہم ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہونا چاہتے ہیں۔ تو اس کا ایک ہی طریق ہے کہ ہم حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔ اور ہر قسم کے تفرقہ سے اجتناب کریں۔ اب اسلامی معاشرہ احمدیت کے ذریعہ قائم ہوگا۔ یہ خدا کی تقدیر ہے جسے کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔

قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

خدا کے کام نہ کبھی پہلے رکے ہیں نہ اب رکیں گے۔ ضرورت صرف ایک تبدیلی کی ہے۔ دیکھئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کس درد اور یقین سے فرماتے ہیں اور اس پر میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔

"میری جان اس شوق سے تڑپ
رہی ہے کہ کبھی وہ دن بھی ہو کہ
اپنی جماعت میں بکثرت ایسے لوگ
دیکھوں جنہوں نے درحقیقت جھوٹ
چھوڑ دیا اور ایک سچا عہد اپنے
خدا سے کر لیا کہ وہ ہر ایک شر
سے اپنے تئیں بچائیں گے اور تکبر سے
جو تمام شرارتوں کی جڑ ہے بالکل دور
جا پڑیں گے۔ اور اپنے رب سے
ڈرتے رہیں گے ....
دعا کرتا ہوں اور جب تک مجھ میں
دم زندگی ہے کئے جاؤں گا اور
دعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ میری اس
جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور
اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کرے ان کے
دل اپنی طرف پھیر دے اور تمام
شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے
اٹھا دے۔ اور باہمی سچی محبت
عطا کرے اور میں یقین رکھتا
ہوں کہ یہ دعا کسی وقت قبول
ہوگی اور خدا میری دعاؤں کو
ضائع نہیں کرے گا۔" (شہادۃ القرآن)

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

قادیان میں جماعت احمدیہ کے بہترویں جلسہ سالانہ کی مختصر روئداد

مختلف دینی موضوعات پر بزرگانِ جماعت و علمائے سلسلہ کی اہم تقاریر

مرتبہ مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ...... بتوسط نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

قادیان میں جماعت احمدیہ کا بہترواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ جلسہ کے تینوں روز کی تقاریر کی روئداد مختصر طور پر احباب کرام کی کے لئے پیشِ خدمت ہے۔

پہلا دن مورخہ ۱۸؍۱۲؍۶۳

پہلا اجلاس مورخہ ۱۸؍۱۲؍۶۳ کو قادیان کا بہترواں سالانہ جلسہ زیر صدارت محترم حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ قادیان انعقاد پذیر ہوا۔ تلاوتِ قرآن مجید اور نظم کے بعد صدر صاحب موصوف نے لوائے احمدیت لہرایا۔ اس موقعہ پر حاضرین تعظیماً کھڑے ہوگئے اور اپنے رب کے حضور یہ التجا کرتے رہے کہ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ لوائے احمدیت لہرائے جانے کے بعد جلسہ گاہ کی فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔

افتتاحی تقریر اور دعا اس کے بعد صاحب صدر نے حاضرین کو اپنے افتتاحی خطاب سے نوازا۔ آپ نے جماعت احمدیہ قادیان کے بہترویں سالانہ جلسہ پر اظہار تشکر فرمایا اور اس جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے دوسرے دنیوی جلسوں اور میلوں سے اس جلسہ کا امتیاز بتلایا۔ سلسلۂ خطاب جاری رکھتے ہوئے ابتدائی زمانہ میں قادیان کی گمنامی کا ذکر کرکے فرمایا کہ آج جماعتِ احمدیہ کی ترقی کا یہ عالم ہے کہ دنیا کے ہر گوشہ میں اس کے افراد پائے جاتے ہیں اور اس جلسہ میں بھی مختلف علاقوں کے لوگ شامل ہیں۔ بعدہ صاحب صدر نے دو منٹ تک ایک پُر سوز دعا کرائی اور اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔

پیغامات صدر مجلس کے خطاب کے بعد مکرم قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر قافلہ پاکستان نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اور مکرم چوہدری احمد جان صاحب نے مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر خدمت درویشاں کا پیغام احباب جماعت کے نام پڑھ کر سنایا۔ یہ ہر دو پیغامات علیحدہ شائع ہو رہے ہیں۔

پہلی تقریر اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم الحاج مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ نے ہستی باری تعالےٰ کے موضوع پر کی۔ آپ نے فرمایا کہ دنیا جس قدر ترقی کرتی جاتی ہے اسی قدر اس کا بُعد روحانیت سے ہوتا چلا جا رہا ہے۔ سائنس اور فلسفہ سے متاثر لوگ خدا کی ہستی ہی کے منکر ہیں۔ حالانکہ بعض اشیاء شدتِ ظہور کی وجہ سے نظر سے اوجھل ہو جاتی ہیں۔ جیسے سورج ہے ہم اس کے شدتِ ظہور کی بناء پر اس کو دیکھ نہیں سکتے۔ آپ نے خدا تعالےٰ کی ہستی کے شناخت کرنے کا ذریعہ اس کے کلام اور پیشگوئیوں کو قرار دیا۔ جو انسانی پہنچ سے بہت بالا ہوتی ہیں۔ اس ضمن میں فاضل مقرر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئیوں کو اللہ تعالےٰ کی ہستی کے ثبوت میں پیش فرمایا۔ اس کے بعد مکرم ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے نظم پڑھ کر سنائی۔

دوسری تقریر دوسری تقریر خاکسار کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں پر ہوئی۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے وقت کے حالات بیان کرکے آپ کے کارناموں پر روشنی ڈالی جس میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت اور اس کی صفات کے بارے میں پیدا شدہ غلط فہمیوں کو دور کرنے کے کارناموں کو بیان کرتے ہوئے آپ کے دیگر کام بیان کئے جو یہ ہیں۔ ایک فعال جماعت کا قیام۔ ملائکہ کی حقیقت۔ قرآن کریم کی عظمت و شان کا قیام۔ عصمت انبیاء۔ جنت و دوزخ کی حقیقت۔ الہام کی حقیقت۔ معجزات کی حقیقت۔ وفات مسیح۔ کسر صلیب۔ فقہ کی اصلاح۔ عورتوں کے حقوق کا قیام۔ حضرت باوا نانک رحؒ کے متعلق انکشاف۔ عربی زبان ام الالسنہ ہے۔ اقتصادی نظام نو یعنی نظام وصیت، احیائے خلافت اور مسلمانوں میں امید پیدا کرنا۔

تیسری تقریر:۔ مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی حیثیت کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے بیان کیا کہ ایک زمانہ تھا کہ جماعت احمدیہ کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کی انتہائی کوششیں کی جاتی تھیں لیکن یہ خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ترقی کرتی چلی گئی اور آج اس کو بین الاقوامی حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔ آپ نے دنیا کے مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی جد و جہد۔ اس کے تبلیغی مراکز کی تفصیل بیان کرکے احمدیہ پریس (PRESS) اور غیر ممالک میں مساجد و مدارس کے قائم کرنے پر مبسوط تقریر فرمائی اور آخر میں غیر از جماعت اخبارات کے حوالہ جات اس ضمن میں حاضرین کو سنائے۔

پہلے دن کا یہ پہلا اجلاس ٹھیک دو بجکر ۲۵ منٹ پر برخاست ہوا۔

دوسرا اجلاس

مورخہ ۱۸ر دسمبر کا دوسرا اجلاس ۸ بجے شب مسجد اقصےٰ میں زیر صدارت مکرم بابو تاج الدین صاحب پراونشل امیر جماعت ہائے احمدیہ کشمیر شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم حکیم محمد سعید صاحب نے کی اور نظم مکرم یونس احمد صاحب اسلم نے پڑھی بعدہ تقاریر کا آغاز ہوا۔

پہلی تقریر:۔ مکرم مولانا سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی نے نظام جماعت اور برکات خلافت کے موضوع پر کی آپ نے قرآن مجید کی روشنی میں حضرت آدم علیہ السلام کے واقعہ سے اس امر کو واضح فرمایا کہ دنیا میں انبیاء کی بعثت کی غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ آئین۔ دستور اور نظام کی پابند جماعت کا قیام کریں۔ اس مضمون کی وضاحت کے لئے آپ نے مختلف انبیاء کرام علیہم السلام کے زمانہ کو پیش کیا اور بتایا کہ نبی کی زندگی کے بعد اس کام کو جاری رکھنے کے لئے خلافت کا قیام عمل میں لایا جاتا ہے چودھویں صدی میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس غرض کے لئے بھیجا گیا اور آپ نے اپنی کتاب "الوصیة" میں نظام خلافت کو واضح طور پر پیش فرمایا ہے جس کے مطابق جماعت اور انجمن نے متفق طور پر حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کو خلیفۃ المسیح اوّل منتخب کیا فاضل مقرر نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ یہ نظام خلافت ہی کی برکت ہے کہ ہماری تبلیغی مساعی کا اعتراف غیر بھی کرتے ہیں اور اسی کے ذریعہ ایک صالح اور اسلامی معاشرہ کا قیام وجود میں آرہا ہے اس سلسلہ میں آپ نے نواکھلی کے مصیبت کے ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حسن سلوک اور پنڈت جواہر لعل نہرو کی دلجوئی کے واقعات پیش کئے

دوسری تقریر:۔ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے دس منٹ کی ایک مختصر تقریر سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کی۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بلند شان کو پیش کرتے ہوئے کہا کہ آپؐ کی زندگی پر ہر قسم کے دور آئے ہیں اور ان میں ہر طرح کے اخلاق فاضلہ کا آپؐ سے ظہور ہوا ہے صبر اور حلم کا بے نظیر نمونہ آپ نے پیش کیا ہے اس سلسلہ میں واقعات پر روشنی ڈالتے ہوئے مقرر نے اپنی تقریر ختم کی

تیسری تقریر:۔ اس اجلاس شبینہ کی تیسری اور آخری تقریر مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ کلکتہ کی "جماعت احمدیہ کی ترقی کی اہم تحریکات" کے عنوان پر ہوئی۔ آپ نے سب سے پہلے نظام وصیت کو اس سلسلہ میں پیش کیا اس کے بعد ۱۹۳۴ء میں احرار کی مخالفت بیان کرتے ہوئے تحریک جدید کے قیام پر روشنی ڈالی اور تحریک جدید کے ۱۹ مطالبات پر ایک مبسوط بیان دیا اور آخر میں تحریک وقف جدید کو پیش کیا جس کے نتائج بہت ہی خوشگوار ثابت ہو رہے ہیں۔

اس اجلاس کی کارروائی رات کے ٹھیک دس بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرا دن بروز جمعرات ۱۹ر دسمبر ۱۹۶۳ء

پہلا اجلاس:۔ یہ اجلاس مکرم و محترم جناب سیٹھ معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد دکن کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل نے کی۔ اور نظم مکرم حافظ عبد الرحمٰن صاحب نے پڑھی اس کے بعد اس اجلاس میں چار تقاریر ہوئیں جن کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

اوّل:۔ اس اجلاس کی سب سے پہلی تقریر مکرم مولانا سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی کی تھی آپ نے "اسلام کا اقتصادی و معاشرتی نظام" کے موضوع پر ایک سیر حاصل اور ٹھوس تقریر بیان کرتے ہوئے کہا کہ اسلام نے اقتصادی و معاشرتی نظام کے لئے بنیادی طور پر چار چیزوں کو اہم قرار دیا ہے یعنی خوراک، کپڑا، گھر اور بیوی اور ان میں سب سے پہلے زمین کو پیش کیا ہے کہ تمہارے رزق کا سامان زمین میں کیا گیا ہے اور اس کی ملکیت تمام بنی نوع انسان کی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی انفرادی ملکیت کو بھی تسلیم کیا ہے خلیفۂ وقت جس طرح چاہے اس کا قانون اپنے حالات کے مطابق بنا سکتا ہے اسی طرح اسلام نے تقسیم دولت کا بھی نہایت عمدہ تصور پیش کیا ہے اس ضمن میں فاضل مقرر نے اسلام کے نظام زکوٰۃ۔ وراثت۔ عشر، خمس، صدقات اور نظام وصیت کی وضاحت کی اور کمیونزم اور

موشلزم سے ان کا موازنہ کر کے اسلامی تصور کی برتری ثابت کی اور بتایا کہ دنیوی تحریکیں ایک طرف تو غربت کو مٹانے کا تَلَم نے کر اٹھی ہیں۔ لیکن تعجب ہے کہ وہ سود جیسی مہلک چیز کو جائز سمجھتے ہیں۔ آپ نے سود کے بھیانک نتائج پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے آخر میں اسلامی نظام میں ملکی دفاع کی اہمیت اور زراعت۔ تجارت اور صنعت پر احکام قرآن کی روشنی میں ایک نہایت دلچسپ اور مدلل بیان دیا۔

دوم - دوسری تقریر "سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم" کے عنوان پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے کی۔ آپ نے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف ادوار کی وضاحت کرنے کے بعد آپ کی سیرت کے چند پہلوؤں پر ایک دلچسپ اور ایمان افروز خطاب دیا۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شجاعت۔ عدل و انصاف سخاوت سادہ زندگی۔ قناعت اور ایفائے عہد کی سبق آموز مثالیں بیان کرنے کے بعد آخر میں آپ کے بے نظیر عفو کی مثال پیش کی کہ تیرہ سال تک متواتر ہر قسم اذیتیں پہنچانے والے مجرم آپ کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں۔ لیکن آپ ان سب کو یہ کہکر معاف کر دیتے ہیں کہ لا تثریب علیکم الیوم اذھبوا فانتم الطلقاء"

جناب حضرت صاحبزادہ موصوف کی تقریر کے بعد مکرم صوفی علی محمد صاحب نے ایک پنجابی نظم احباب کو سنائی۔

سوم - تیسری تقریر مکرم قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر قافلہ پاکستان کی تھی آپ نے "عالمگیر مذہب کی خصوصیات" بیان کرتے ہوئے کہا کہ عالمگیر مذہب کے لئے ضروری ہے کہ وہ یہ تصور پیش کرے کہ ابتداء میں تمام انسان ایک ہی تھے اور تمام انسانی شعبہ جات سے متعلق اس میں تعلیم پائی جائے۔ اور یہ کہ وہ مذہب خود بھی عالمگیر ہونے کا مدعی ہو تمام انسانوں کو بحیثیت انسان سارے حقوق دئے جائیں جناب قریشی صاحب موصوف نے اس تعلق میں اسلامی تعلیم کو پیش کیا کہ صرف یہی ایسا مذہب ہے جو عالمگیر مذہب ہے۔ جو ان تمام خصوصیات کا حامل ہے۔ دیگر مذاہب میں یہ خوبی نہیں ہے۔

چہارم - چوتھے نمبر پر مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ کلکتہ نے "حیاۃ الآخرۃ" کے عنوان پر تقریر کی آپ نے کہا کہ اصولاً تمام مذاہب اس بات پر متفق ہیں کہ مرنے کے بعد انسان کو اس کے اچھے اور برے اعمال کا بدلہ جنت اور دوزخ کی شکل میں ملے گا۔ آپ نے ویدوں اور گرنتھ صاحب سے اس نظریہ کو پیش کرتے ہوئے قرآن مجید سے اس کا واضح اور کامل تصور پیش کیا اور کہا کہ قرآن مجید نے اپنی بیان کردہ پیشگوئیوں کو حیات آخرت کے ثبوت میں پیش کیا ہے اس ضمن میں سورۃ الذاریات اور سورۃ العادیات کی پیشگوئیاں ذکر کیں اور کہا کہ بدیوں کی کثرت حیات آخرۃ کو بھلا دینے کی وجہ سے ہوتی ہے۔

آخر میں فاضل مقرر نے قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں جنت اور دوزخ کی حقیقت بیان کی

دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی ایک بجکر پینتالیس منٹ پر ختم ہوئی۔

دوسرا اجلاس

دوسرے دن کے دوسرے اجلاس کی کارروائی ۸ بجے شب مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت مکرم خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن پاک مکرم حافظ عبد الرحمان صاحب نے کی . . . . اور نظم مکرم صوفی علی محمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہٗ دو تقریریں ہوئیں۔

پہلی تقریر بنی نوع انسان سے ہمدردی کے موضوع پر مکرم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ انسان کی پیدائش کی غرض عبادت الہٰی ہے اور اس غرض کے لئے انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوتے رہے ہیں جنہوں نے تخلقوا باخلاق اللہ کی تعلیم دی تقریر جاری رکھتے ہوئے عزیز مقرر نے کہا کہ ہمدردی کا اظہار ایک مقدس فریضہ ہے اور بنی انسان سے ہمدردی احمدیت کی تعلیم کا ایک بنیادی پتھر ہے۔ اس ضمن میں عزیز موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چیدہ چیدہ اقتباسات بھی پیش کئے۔

دوسری تقریر دوسری اور آخری تقریر مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ مدراس نے "احباب جماعت احمدیہ ہندوستان کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر کی۔ آپ نے بعثت مسیح موعود کی غرض کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ ہر ایک احمدی کا Active ہونا چاہیئے کہ وہ نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھتا چلا جائے۔ فاضل مقرر نے احباب جماعت کو تحریک جدید نظام وصیت۔ وقف جدید اور درویش فنڈ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے ان میں زیادہ سے زیادہ اپنا قدم آگے بڑھانے کی بڑے دلنشین پیرائے میں تلقین کی۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر الجمعیۃ العلمیہ کا ایک دلچسپ اجلاس

مورخہ ۲۷ دسمبر ۶۳ء بروز جمعہ مسجد مبارک میں سات بجے شب محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس مشرقی افریقہ کی زیر صدارت الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ کا ایک دلچسپ اور کامیاب اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے ہوئی جو عبد الغفار رمان صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے کی۔ بعدہٗ عبد الباری صاحب قیوم نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ ازاں بعد صاحب صدر نے مقررین کا تعارف کرایا۔ اس اجلاس میں جامعہ احمدیہ کے تین طلبہ محمد عثمان صاحب چینی و نصر اللہ خان صاحب ناصر اور یوسف عثمان صاحب مشرقی افریقہ نے علی الترتیب "میں نے احمدیت سے کیا پایا" "وقف زندگی اور احمدیت کے ذریعہ افریقہ میں عظیم الشان انقلاب" کے عناوین پر تقاریر کیں۔ بعدہٗ ہمارے خصوصی مقرر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت نے "جماعت اسلامی کا ماضی اور حال" کے عنوان پر تقریباً ایک گھنٹہ تک ٹھوس علمی و دلچسپ اور حقائق پر مبنی خطاب فرمایا۔ جسے سامعین نے بڑے انہماک سے سنا۔ بعدہٗ صاحب صدر نے فاضل مقرر کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے بعد یہ دلچسپ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(لئیق احمد طاہر الامین للجمعیۃ العلمیۃ بالجامعۃ الاحمدیۃ ربوہ)

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۲۴ دسمبر کو بعد نماز عصر مکرم میاں عبد الرحیم صاحب دیانت درویش قادیان کی صاحبزادی محترمہ امۃ الباری صاحبہ ایم اے لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں دیگر متعدد بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کے علاوہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے بھی شمولیت فرمائی۔

اس موقعہ پر تلاوت قرآن مجید کے بعد جو مکرم حافظ محمد رمضان صاحب نے فرمائی مکرم عبد السلام صاحب ظافر مولوی فاضل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔ جس کے بعد حضرت مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم نے اجتماعی دعا کرائی۔ مورخہ ۲۹ دسمبر کو دعوت ولیمہ عمل میں آئی۔ جس میں بہت سے احباب شامل ہوئے۔

محترمہ امۃ الباری صاحبہ کا نکاح یکم مارچ ۶۲ء کو مکرم ناصر احمد صاحب قریشی اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر پاکستان ٹیلیگراف و ٹیلیفون ڈیپارٹمنٹ ابن محترم قریشی محمد شمس الدین صاحب لائلپوری مرحوم کے ساتھ طے پایا تھا ــــ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

لیڈر (بقیہ ص ۲)

کہ عورتوں میں یہ مرض بری طرح پھیلتا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عورتوں اور نوجوانوں کی تربیت صحیح نہیں ہو رہی ہے اور اگر ہو رہی ہے تو ایسے طریقے سے جو موثر نہیں ہے۔ دوستوں کو اس طرف توجہ دینے کی سخت ضرورت ہے۔ ہر خاندان کے سربراہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے خاندان کے چھوٹے بڑے فرد میں فرض شناسی کا جذبہ پیدا کرے۔ ماؤں کو اس طرف اور بھی زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ہمارے ملک میں گھر کا بجٹ انہی کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ جب تک ہماری خواتین "سادہ زندگی" پر سختی سے عامل نہ ہوں گی یہ مرض اس وقت تک لاعلاج رہے گا۔ اگر ہر احمدی خاتون یہ سمجھ لے کہ جو پیسہ وہ فضول خرچ کر رہی ہے یہ اس کا اپنا نہیں ہے بلکہ اللہ تعالےٰ کا ہے اور وہ امانت میں خیانت کر رہی ہے۔ تو تب یہ مرض دور ہو سکتا ہے۔

ء اور مدرسہ احمدیہ کی تعمیر میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ اور کہا کہ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہر جماعت میں درس قرآن اور درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام جاری ہو اور ہم ہر جگہ غیر شرعی رسومات سے بکلی مجتنب رہیں۔

اس اجلاس کی کارروائی ۱۰ بجے شب اختتام پذیر ہوئی۔ (باقی)

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے سالانہ اجتماع کی مختصر روئداد

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی شمولیت اور تقریر

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا آٹھواں سالانہ اجتماع سابقہ روایات کے مطابق مالیرز ڈگراؤنڈ ہوسٹل کراچی میں انعقاد پذیر ہوا۔ یہ اجتماع ۲۰ ستمبر ۱۹۶۳ء کو نماز جمعہ کے بعد شروع ہوا اور ۲۲ ستمبر ۱۹۶۳ء بروز اتوار بعد دوپہر اختتام پذیر ہو گیا۔ مجلس کراچی کو یہ شرف حاصل ہوا کہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے ان کی دعوت کو منظور فرماتے ہوئے بنفس نفیس اس اجتماع میں شمولیت فرمائی اور اجتماع کے افتتاح اور اختتام کے موقعہ پر خدام کو نہایت بیش قیمت خطابات سے نوازا۔ اس کے علاوہ بھی محترم صاحبزادہ صاحب نے بعض اور مواقع پر قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُر معارف درس دئے۔ آپ کی شمولیت کی وجہ سے اس اجتماع کی رونق افادیت اور برکت میں معتدبہ اضافہ ہوا۔ فالحمدللہ

اس اجتماع کی خصوصیت یہ تھی کہ اس موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہ کے پیغامات بھی اجتماع میں پڑھ کر سنائے گئے۔

خدام الاحمدیہ کا یہ اجتماع خالص مذہبی اور تربیتی اجتماع تھا۔ مختلف اوقات میں قرآن مجید حدیث شریف اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس ہوتے رہے۔ اس کے علاوہ ذکر حبیب کا دلچسپ اور ایمان افروز پروگرام منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی حضرت مولوی عبدالواحد صاحب میر بھی نے نہایت مؤثر واقعات بیان فرمائے۔ علاوہ ازیں تلقین عمل کا پروگرام بھی ہوا جس میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے خدام سے ایک مبسوط خطاب فرمایا۔ ان تمام پروگراموں میں خدام نے بڑے شوق سے حصہ لیا اور ہمہ تن گوش ہو کر کارروائی کو سنا۔

سالانہ اجتماع میں حسب معمول علمی اور ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے جن میں امتیاز حاصل کرنے والے خدام کو اجتماع کے اختتام پر صدر محترم نے انعامات عطا فرمائے۔ امسال مندرجہ ذیل علمی مقابلے ہوئے۔

تقریری۔ فی البدیہہ تقریر۔ مضمون نویسی۔ معلومات عامہ۔ ترجمہ و حفظ قرآن کریم و چہل احادیث۔ حدیث نبوی۔ اربعینہ القرآن و اربعینہ الرسول۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

ورزشی مقابلہ جات میں والی بال کبڈی۔ رسہ کشی۔ میوزیکل چیئرز۔ ریس، تنیع شاہدہ معائنہ۔ پیغام رسانی لمبی اور اونچی چھلانگ۔ ہاپ سٹیپ اینڈ جمپ۔ سو گز۔ ۱۰۰ گز اور ایک میل کی دوڑ قابل ذکر ہیں

اجتماع کے دوران ہی محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کی صدارت میں قائد کا انتخاب عمل میں آیا۔ چنانچہ مکرم ملک مبارک احمد صاحب کثرت رائے سے قائد منتخب ہوئے

اجتماع کا ایک دلچسپ پروگرام "مذہبی سوالات اور ان کے جوابات" تھا۔ سوالات کے جوابات محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اور مولانا محمد صادق صاحب نے دئے۔ یہ پروگرام بہت دلچسپ اور مفید رہا اور خدام نے بڑی دلچسپی سے سنا۔

اس موقعہ پر مجلس کی طرف سے ایک مجلس مذاکرہ کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں اس موضوع پر خیالات کا اظہار کیا گیا کہ کیا سائنس مذہب کے لئے ایک چیلنج ہے۔ اس کی صدارت محترم چوہدری احمد مختار صاحب نے کی اور مکرم ڈاکٹر فضل الرحمان صاحب مکرم اعجاز نذیر صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے علی الترتیب اس مجلس سے خطاب فرمائے۔ بہت سے غیر از جماعت افراد نے بھی اس کارروائی کو سنا۔

اجتماع کے موقعہ پر ایک دلچسپ نمائش کا انعقاد کیا گیا تھا جس کا افتتاح محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فرمایا۔ اس نمائش میں روشنی کا متحرک مینار اور برقی دفاع خاص طور پر قابل ذکر ہیں امسال بھی مجلس کراچی نے اپنی روایات کے مطابق ایک شاندار مجاذب نظر یادگاری مجلہ شائع کیا۔ جس میں مجلس خدام الاحمدیہ کی مختصر تاریخ بطور ایک اہم مضمون کے شامل ہے۔ اجتماع میں حاضری اوسطاً ۷۰۰ رہی۔

الغرض یہ اجتماع بڑے معروف پروگرام کے ساتھ تین دن تک کامیابی کے ساتھ جاری رہنے کے بعد ۲۲ ستمبر ۱۹۶۳ء کی شام کو ایک نہایت پرسوز اجتماعی دعا کے اختتام پذیر ہوا!

(معتمد خدام الاحمدیہ کراچی)

محترم چوہدری خدا بخش صاحب آف ہانڈو ضلع لاہور کی وفات

صدر جماعت احمدیہ

مکرم جناب چوہدری خدا بخش صاحب ہانڈو گوجر ڈاک خانہ باٹا پور ضلع لاہور اپنے گاؤں میں ۶ر جنوری کو بوقت ۹ بجے شب وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آپ نے ۱۹۰۵ء میں بمقام قادیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست حق پرست پر بیعت کی اور اس عہد کو خوب نبھایا۔ آپ بحد نیک۔ تہجد گزار۔ خوش اخلاق۔ ملنسار اور مہمان نواز تھے۔ اپنے گاؤں میں اور ارد گرد کے علاقہ میں پیغام حق پہنچانے میں کوشاں رہتے اور بلاشبہ اپنے علاقہ میں روشنی اور صداقت اور ہدایت کا مینار تھے۔ چندہ جات ادا کرنے میں صف اول میں تھے اپنے بچوں اور جماعت کے نوجوانوں کو ہر وقت نماز ادا کرنے اور نیکی کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے دنیاوی وجاہت بھی عطا فرمائی تھی اور علاقہ بھر کے دوست دشمن ان کی تہ دل سے عزت کرتے تھے۔ کثیر اولاد تھے بڑے بیٹے چوہدری عصمت علی صاحب ایڈووکیٹ ہیں باقی بچے بھی سلسلہ کے خادم ہیں۔

جلسہ سالانہ پر ربوہ آئے مگر آخری دن بیمار ہو گئے واپسی پر اور طبیعت خراب ہو گئی اور ۶ر جنوری کو فوت ہو گئے۔ ۷ر جنوری کو جنازہ ربوہ لایا گیا اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص صحابہ میں دفن ہوئے۔ اللّٰھم اغفر لہ واجعل جنۃ الماوی مسکنہ۔

(عبدالرحمٰن [illegible])

معلمین وقف جدید کی ساتویں تعلیمی و تربیتی کلاس کا افتتاح

مورخہ ۲ر ۱۲ روز جمعرات بوقت ۱۰ بجے صبح معلمین وقف جدید کی ساتویں تعلیمی و تربیتی کلاس کا افتتاح جناب مولوی محمد صاحب صوبائی امیر و انسپکٹر وقف جدید برائے جماعت ہائے مشرقی پاکستان نے فرمایا۔

مکرم حافظ عبدالرشید صاحب معلم وقف جدید نے تلاوت قرآن کریم کی پھر حکیم سردار علی صاحب معلم وقف جدید نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی بعد ازاں جناب مولوی صاحب موصوف نے معلمین کو بعض قیمتی نصائح فرمائیں آپ نے فرمایا کہ دوسروں کی اصلاح کے لئے سب سے پہلے اپنی اصلاح نہایت ضروری ہوتی ہے۔ اور اسی غرض کے لئے یہ کلاس جاری کی گئی ہے۔ سو آپ کو چاہیئے کہ اس کلاس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں اور اپنے وجود کو سلسلہ اور مخلوق خدا کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید اور بابرکت بنائیں۔

بعد ازاں جناب مولوی صاحب نے اجتماعی دعا کرائی کہ اللہ تعالیٰ اس کلاس کو معلمین اور سلسلہ کے لئے بابرکت بنائے اس طرح یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

احباب جماعت کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ تحریک وقف جدید کی ان مساعی کو زیادہ سے زیادہ بار آور فرمائے۔ اللّٰھم آمین

خدا بخش زیروی بی اے انسپکٹر وقف جدید و نگران تعلیمی کلاس

معلمین وقف جدید

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد صاحب مکرم مرزا محمد عبداللہ صاحب وفعدار درویش لائبریرین قادیان کی بائیں ران میں درد کی شدت اور پیشاب کی کثرت کے پیش نظر فضل ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ بائیں ہنڈلی تقریباً سن ہو چکی ہے۔ بے چینی اور گھبراہٹ بھی ہے۔ جملہ احباب سے کلی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

مرزا عبدالرشید وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ

۲۔ میرے دوست محمد ریاض صاحب قسم بہت سخت بیمار ہیں۔ دماغ میں "ٹیومر" کی بیماری بتلائی جاتی ہے۔ سب احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(ناصر احمد فضل عمر ہوسٹل ربوہ)

۳۔ مکرم ملک محمد شفیع صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب اعصابی تکالیف سے بیمار ہیں۔ دوست دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمادے۔

(خاکسار غلام محمد سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب)

غلبۂ اسلام کی راہیں

معاصر رینیہ سے:-

تھوڑی دیر کے لئے یہ فرض کر لیجئے کہ آپ اپنے عقیدہ اور مطالعہ دونوں کی رو سے یہ یقین رکھتے ہیں کہ ہندوستان کا بھلا اسلام کے غلبہ کی صورت ہی میں حاصل ہو سکتا ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی فرض کر لیجئے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی کوئی جماعت موجود نہیں ہے بلکہ تنہا آپ پر یہ ذمہ داری عاید ہو گئی ہے کہ آپ مسلمانوں کی رہنمائی کریں

ہم جاننا چاہتے ہیں کہ ایسی صورت میں آپ کیا راستہ اختیار کریں گے ۔؟

ہو سکتا ہے کہ بہت سے لوگ اس سوال کو سن کر غلبۂ اسلام کے تصور کو ہی سرے سے چیلنج کرنے لگیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ مسلمانوں کی رہنمائی کو بھی ایک غلط بات قرار دیا جائے بہائے ملک میں اور خود مسلمانوں کی صفوں میں ایسے اصحاب کسی نہ کسی تعداد میں پائے جاتے جو سچے دل سے ان امور پر یقین نہیں رکھتے اور لوگوں کو سمجھانے یا ان کے اعتراضات کا جواب دینے اور ان میں ان باتوں کے سلسلے میں یقین پیدا کرنے کا مسئلہ بھی اپنی جگہ اہمیت رکھتا ہے مگر یہاں ان افراد کی بات ہو رہی ہے جو غلبہ اسلام اور مسلمانوں کی رہنمائی کے مسائل کو پیش نظر رکھ کر اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کیا تدبیریں اختیار کی جا سکتی ہیں ——

ظاہر بات ہے کہ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے جب آپ سوچنے کا ارادہ رکھیں گے تو آپ کے سامنے سب سے پہلے دو باتیں آئیں گی۔

ایک یہ کہ اس راہ میں کیا کیا دشواریاں حائل ہو سکتی ہیں دوسرے یہ کہ اس مقصد کے حصول میں کون کون سی آسانیاں فراہم کی جا سکتی ہیں۔

دشواریوں کے سلسلے میں آپ غور کر کے اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ ایک بڑی رکاوٹ یہ پیدا ہو چکی ہے کہ کروڑ ہا کروڑ مسلمانوں کی موجودگی کے باوجود ہندوستان کے عام باشندے جو بہت بڑی اکثریت میں آباد ہیں اسلام سے متعارف نہیں وہ اسلام کو ایک فرقے اور مذہبی گروہ کی امنگوں کا ترجمان سمجھتے رہے ہیں اور یہ رائے رکھتے ہیں کہ اسلام اسی طرح کوئی روایتی مذہب ہے جو خاندانی طور پر ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوتا چلا آیا ہے اور بس اسی نسل کو برقرار رکھنا اس کا مقصد ہے۔

اس راہ کی دوسری بڑی رکاوٹ آپ کو یہ محسوس ہو گی کہ ہم آپ جو مسلمان کہلاتے ہیں اپنے بہت سے مسائل میں اس انداز سے نہیں سوچتے اور نہ عمل کرتے ہیں جس انداز فکر و عمل کا اسلام ہم سے متقاضی ہے مثلاً معاملات میں ہم سے اسلام کا تقاضا ہے کہ دیانت و امانت کا لحاظ رکھیں لیکن مسلمان تاجر اور مسلمان اہل معاملہ اس تقاضے کا کوئی خاص خیال نہیں رکھتے اسی طرح سماج کے حقوق اور عام افراد کی خیر خواہی کا مسئلہ ہے اسلام کا مطالبہ ہے کہ ہم صرف مسلمانوں کو سامنے رکھ کر نہ سوچیں بلکہ اسلام نے آفاقیت اور انسانیت کا جو تصور عطا کیا ہے اس کو پیش نظر رکھ کر ہم اپنا طرز عمل متعین کرتے ہیں

اسی طرح جب آپ اس راہ کی سہولتوں پر غور کریں گے تو آپ محسوس کریں گے کہ اس ملک میں کروڑوں کروڑوں کی تعداد میں مسلمان آباد ہیں جو اسلام پر یقین رکھتے ہیں اور اس پر عمل پیرا ہونا اپنا ایمان سمجھتے ہیں۔ یہ مسلمان ملک کی ایک ایک بستی میں بکھرے ہوئے ہیں اور معمولی سی تربیت و اصلاح سے اسلام کے کارکن بن سکتے ہیں۔

اسی طرح ملک کی وسیع غیر مسلم آبادی میں ایک بڑی تعداد ایسی ہے جو خدا کے وجود، زندگی بعد موت کے احساس اور پیغمبروں اور الہامی کتابوں کی ضرورت کے معترف ہے اور اس کے سامنے ان معتقدات مزید تشریح و تعبیر پیش کی جا سکتی ہے اس کے علاوہ حکومت کا دستور جابرانہ نہیں بلکہ اس میں اس بات کی پوری گنجائش ہے کہ اسلام کے عقائد و تعلیمات کی آزادی سے تبلیغ کی جا سکے

اب آئیے پھر اپنے نصب العین پر غور فرمایئے آپ کو ہندوستان میں یہ کوشش کرنا ہے کہ اسلام یہاں غالب ہو اور اس کے ساتھ آپ یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ اسلام کسی جبر و زیادتی سے غالب نہیں کیا جا سکتا بلکہ صرف دلوں کو فتح کر کے یہ مقصد حاصل ہو سکتا ہے ہمارا خیال ہے کہ اگر آپ اپنے کاز میں مخلص ہیں اور آپ نے تاریخ و حالات کا مطالعہ کیا ہے تو آپ اپنے کام کو تین دائروں میں تو لازمی طور پر ہی تقسیم کریں گے۔

۱۔ غیر مسلموں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا کام

۲۔ مسلم سماج کے اخلاق و کردار کی اصلاح اور ان کے اثاثوں کو بہتر بنانا۔

۳۔ سماجی زندگی میں محبت اور خیر خواہی کا احساس اُبھارنا تاکہ آپ کی اچھی باتوں کو سننے کے لئے لوگوں میں آمادگی پیدا ہو سکے اور تاکہ لوگ جان سکیں کہ اسلام کو ان لینے کے بعد اس کی عملی شکلیں کتنی پسندیدہ ہیں

ان تینوں دائروں کے علاوہ ایک چوتھا دائرہ سیاست کا بھی ہو سکتا ہے کہ جمہوریت نے جو حقوق ہمیں عطا کئے ہیں ان سے پورا فائدہ اٹھا کر ہم ملکی نظام میں آہستہ آہستہ وہ باتیں داخل کر لیں جنہیں ہم معروف قرار دیتے ہیں یا ان باتوں کو خارج کر دیں جو منکرات کہلاتی ہیں لیکن اس چوتھے سیاسی دائرہ کے سلسلے میں بعض لوگوں کو اختلاف بھی ہو سکتا ہے اس لئے اسے اختلافی مسئلہ قرار دے لیجئے لیکن باقی تین امور میں شاید ہی کسی کو اختلاف ہو

آپ کو اگر ان تین خطوط سے اختلاف ہو تو پھر خود بخود یہ فرض بھی آپ پر عاید ہوتا ہے کہ جو لوگ ان خطوط پر کام کر رہے ہیں ان کی تائید کریں یا اگر ان سے مطمئن نہ ہوں تو خود ان لائنوں پر کام کریں ہم دعویٰ تو نہیں کرتے کہ ہم ان خطوط پر اطمینان بخش طور سے کام کر رہے ہیں کتنی ہی خامیاں ہیں جو دوسروں کو ہمارے کاموں میں نظر آتی ہوں گی اور کتنی ہی کوتاہیاں ایسی ہیں جو خود ہم بھی محسوس کرتے رہتے ہیں البتہ ہم یہ دعویٰ کرنے میں حق بجانب ہیں اور اس پر خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ غلبہ اسلام کے نصب العین کو سامنے رکھ کر ہم نے ان تمام پہلوؤں کو اپنایا ہے جو اس سلسلے میں قابل عمل قرار دیئے جا سکتے ہیں۔

منزل پر اگر یقین ہے تو اس کے راستے میں اپنا ناضروری ہوگا ہاں حالات کی رعایت سے یہ اجازت ضرور دی جا سکتی ہے کہ لوگ اگر تمام دائروں میں کام نہ کر سکیں تو کسی ایک پہلو سے زیادہ دلچسپی لیں۔“

دعوت دہلی

(بحوالہ سہ روزہ ایشیا لاہور - ۱۳ر دسمبر ۱۹۶۳ء)

ضروری اطلاع

صنعتی نمائش بموقعہ جلسہ سالانہ کے کمرے میں جس بہن کے ریشمی برقعہ کا نچلا حصہ رہ گیا تھا وہ مل گیا ہے براہ مہربانی نشانی اور رنگ وغیرہ بتا کر وصول کر لیں۔

(سیکرٹری شعبہ نمائش لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

گو پہلے بھی بزرگان سلسلہ اور درویشانِ قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا رہا ہوں چونکہ میری بیوی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے آج کل تکلیف کا ازحد دورہ ہے چنانچہ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت عطا فرمائے۔

(محمد شریف اکونٹنٹ ایم این سنڈیکیٹ ربوہ)

دعائے مغفرت

۱۔ خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ بیگم بنت چوہدری احمد خاں صاحب اہلیہ چوہدری محمد شفیع صاحب سکنہ چک ۱۶۸ مراد مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۶۳ء کو رات ساڑھے گیارہ بجے فوت ہو گئیں ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون - عزیزہ کی عمر ۲۸ سال تھی عین حالت شباب میں ہی فوت ہو گئی ہے دو لڑکے اور ایک لڑکی بعمر سات ماہ چھوڑ گئی ہے احباب جماعت قلیل تعداد میں نماز جنازہ میں شریک ہو سکے اس لئے غائبانہ طور پر بھی نماز جنازہ جائیں ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ خاکسار چوہدری فیروز الدین

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۶۸ مراد ڈاکخانہ ڈاہرانوالہ بنگلہ تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر۔

ولادت

خاکسار کو مورخہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۶۳ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے فرزند عطا فرمایا ہے جس کا نام نیاض احمد رکھا ہے بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ زچہ بچہ کو صحت عطا فرمائے اور نومولود کو خادم دین بنائے۔

خاکسار سلطان بشیر صاحب

سینئر اسسٹنٹ جنرل ہیڈ کوارٹرز درویش

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

مظفر آباد ۱۱ جنوری سری نگر سے آنیوالی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں صورت حال اور زیادہ خراب ہو جانے سے سارے علاقہ میں بھارتی فوج کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے سینئر فوجی افسروں کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئی ہیں اور ریزرو فوجیوں کو بلا لیا گیا ہے تمام فوجی چوکیوں کو چوکس رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ اطلاعات سے مزید پتہ چلتا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں حالات بھارتی حکام اور کٹھ پتلی حکومت کے قابو سے باہر ہو گئے ہیں۔ سری نگر کی طرف ہر قسم کی ٹریفک کا جانا بند کر دیا گیا ہے تا کہ وہاں ہنگامی طور پر کمک پہنچانے کے لئے راستہ صاف رہے پٹھانوں کو بارود سے اڑانے کے کام کو روک دیا گیا ہے تا کہ فوجی گاڑیوں کو راستے میں کوئی رکاوٹ پیش نہ آئے۔ مبصروں کا کہنا ہے کہ بھارت اب کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کو فوجی قوت سے کچلنا چاہتا ہے مقبوضہ کشمیر میں کل سرینگر۔ اننت ناگ اور بعض دوسرے مقامات پر حضرت بل کی درگاہ سے موئے مبارک کی چوری کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے مظاہرے کئے گئے اگرچہ مقبوضہ کشمیر میں مظاہروں جلوسوں اور جلسوں کی ممانعت کر دی گئی ہے لیکن عوام کے جوش و خروش کو دیکھتے ہوئے بھارتی حکام نے مداخلت نہیں کی۔

راولپنڈی ۱۱ جنوری۔ صدر ایوب نے مقبوضہ کشمیر کی صورت حال پر گہری تشویش ظاہر کی ہے اور جن لوگوں پر بھارت پر ظلم ڈھائے ان سے اظہار ہمدردی کیا ہے۔ آپ نے مقبوضہ کشمیر کے عوام کی ہمت اور بہادری کی تعریف کی ہے جو مشکلات کے باوجود اپنی آزادی برقرار رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ صدر ایوب نے ان جذبات کا اظہار کل صدر آزاد کشمیر سے اپنی ملاقات کے دوران کیا۔ پاکستان پریس ایسوسی ایشن کی اطلاع کے مطابق کل صبح صدر آزاد کشمیر مسٹر کے ایچ خورشید نے صدر ایوب سے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے کہ صدر خورشید نے صدر ایوب کے ساتھ وادی کشمیر کی موجودہ صورت حال پر تبادلہ خیال کیا جو بھارتی حکمرانوں کی طرف سے دھوکہ دہی اور طاقت کے ذریعہ عوامی غم و غصہ اور بغاوت کو دبانے کی مسلسل کارروائیوں سے پیدا ہوتی ہے۔ باور کیا جاتا ہے کہ صدر خورشید نے صدر ایوب کو حضرت بل کی درگاہ کے موئے مقدس کی چوری اور اس کے بعد اس کی برآمدگی سے متعلق بھارتی حکام کی من گھڑت کہانی کے خلاف آزاد کشمیر کے علاقہ میں پائے جانے والے اضطراب اور بڑھتی ہوئی بے چینی سے آگاہ کیا۔

راولپنڈی ۱۱ جنوری کل سارے پاکستان اور مقبوضہ کشمیر میں حضرت بل کی درگاہ سے موئے مقدس کی چوری اور اس کے بعد بھارت کی جانب سے اس کی جگہ نقلی بال رکھنے کی کوششوں کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا۔ آزاد کشمیر کے دارالحکومت مظفر آباد میں سب سے بڑا مظاہرہ ہوا۔ مظاہرین کالج گراؤنڈ میں جمع ہو کر اقوام متحدہ کے مبصروں کے دفتر کے سامنے گئے جہاں انہوں نے مطالبہ کیا کہ اقوام متحدہ مقبوضہ کشمیر میں مداخلت کرے اور پیشتر اس کے کہ حالات زیادہ نازک صورت اختیار کریں۔ مقبوضہ علاقہ سے بھارتی فوج کو نکالنے کے لئے اقدامات کرے۔ مظاہرین نے اقوام متحدہ کے مبصرین کو ایک یادداشت پیش کی جس میں اقوام متحدہ پر زور دیا گیا ہے کہ وہ مقبوضہ کشمیر میں مداخلت کرے اور بھارت نے وہاں جو ظلم شروع کر رکھا ہے اسے روکنے کے لئے وہاں سے بھارتی فوج ہٹانے اور مسئلہ کشمیر کو منصفانہ طور پر حل کرانے کے لئے اقدامات کرے۔ تمام تعلیمی ادارے۔ دکانیں کاروباری مراکز۔ ورکشاپیں اور کارخانے بند رہے۔ گزشتہ چند برسوں میں کبھی بھی اتنی مکمل ہڑتال یہاں دیکھنے میں نہیں آئی۔

لاہور ۱۱ جنوری گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خاں نے کل تیسرے پہر یقین دلایا ہے کہ صوبائی حکومت ناموس انبیاء کے تحفظ کے لئے خاص قانون نافذ کرے گی۔ اس قانون کے تحت قصوروار ناشروں کی موثر گوشمالی کی جاسکے گی اور عوام میں ناپاک اور زہریلے لٹریچر کے پھیلنے کا امکان ختم ہو جائے گا۔ ایک اخباری نمائندے نے صوبائی گورنر کی توجہ بعض فتنہ پرداز ناشرین کی ان مطبوعات کی طرف دلائی جن میں دل آزار مواد شامل ہوتا ہے اور یہ لٹریچر اس وقت ضبط کیا جاتا ہے جب یہ معاشرہ میں پھیل جاتا ہے گورنر نے کہا یہ ایک اہم مسئلہ ہے میں صوبائی وزیر قانون سے کہوں گا کہ ایک موزوں قانون اس نوع کے سنگین جرم کو روکنے کے لئے مرتب کریں۔ گورنر نے اس امر سے اتفاق کیا کہ قانونی کارروائی کے بعد بعض لوگ محض اپنی حیرت اور عجیب یا ممنوعہ مواد دیکھنے کی آڑ میں ضبط شدہ لٹریچر کی تلاش شروع کر دیتے ہیں کیونکہ یہ لٹریچر ان کی ضبطی کے بعد نایاب یا زدخت ہو جاتا ہے اور اس پر بروقت محاسبہ نہیں ہو سکتا۔ ملک امیر محمد خان نے کہا عصمت انبیاء کے تحفظ کے لئے ایک چوکس نگران کمیٹی قائم کی جائیگی اور زہریلے لٹریچر کی اشاعت سے پہلے اس کی چھان بین کا انتظام کیا جائے گا۔

تعلیم الاسلام کالج میں باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا دوسرا دن

(بقیہ صفحہ اول)

دوسرے سیمی فائنل میں پاکستان ایئر فورس کی ٹیم نے پاکستان ریلوے کی ٹیم کو سخت مقابلے کے بعد ۳۲ پوائنٹ کے مقابلے میں ۴۴ پوائنٹ سے شکست دی پاکستان ایئر فورس کی ٹیم کی طرف سے اکبر (۱۲) رشید (۱۴) خالد (۱۲) ملک (۶) اور باجوہ نے (۴) پوائنٹ حاصل کئے جبکہ ریلوے کی ٹیم کی طرف سے محمد خان (۱۰)، جاوید (۱۱) منظور (۱۱) نصر (۹)، اور سعود نے (۲) پوائنٹ حاصل کئے۔

کالج سیکشن میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور ایف سی کالج کی ٹیموں کے درمیان بہت شاندار میچ ہوا۔ اس میچ میں تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم نے ایف سی کالج کو ۰۷ کے مقابلے میں ۴۳ پوائنٹ سے شکست دی۔ تعلیم الاسلام کالج کی طرف سے نعیم بندے نے بہترین کھیل کا مظاہرہ کیا۔ ان کا سکور ۱۳ تھا۔ سراج (۱۱) مجید (۱۰) اور سعید نے ۱۱ پوائنٹ حاصل کئے۔ ایف سی کالج کی طرف سے منظور اور اسلم نے بہت شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا۔ ان کا سکور بالترتیب ۱۲ اور ۷ اور ۱۰ نیز ہمایوں (۱۴) جاوید (۱۰) کشور (۲) اور درکر نے ۲ پوائنٹ حاصل کئے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ریلوے کی ٹیم جو اس مرتبہ پی اے ایف سے شکست کھا گئی۔ اس ٹورنامنٹ میں پچھلے سال سے مسلسل چیمپئن شپ حاصل کر رہی تھی۔

آج مورخہ ۱۱ جنوری کو ایک بجے بعد دوپہر سکول۔ کالج، اور کلب سیکشن کے فائنل شروع ہونگے۔ کلب سیکشن میں پاکستان ایئر فورس۔ پاکستان ریلوے سے مقابلہ کرے گی اور کالج سیکشن میں ٹی آئی کالج ہیلی کالج سے فائنل کھیلے گی سکول سیکشن میں تعلیم الاسلام ہائی سکول اور گورنمنٹ ہائی سکول وحدت کالونی لاہور کے درمیان مقابلہ ہوگا۔

فائنل کے بعد جیتنے والی ٹیموں کے درمیان انعامات تقسیم کئے جائیں گے۔

محمد اسلم قریشی سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی

معلمین وقف جدید کے اعزاز میں الوداعی تقریب

(بقیہ صفحہ اول)

آپ نے حاضرین کو سالانہ تعلیمی کلاس کے کوائف سے بھی آگاہ کیا اور جن معلمین نے اس کلاس کے امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل کی تھی ان کے اسماء بھی پڑھ کر سنائے۔ آپ کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے بھی شرکاء سے خطاب فرمایا اور بعض معلمین کی کوششوں پر روشنی ڈالی۔ بعدہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے سالانہ تربیتی کلاس کے امتحانات میں اول اور دوم آنیوالے اور کارکردگی میں نمایاں امتیاز حاصل کرنے والے معلمین میں انعامات تقسیم فرمائے۔ آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب دعا پر اختتام پذیر ہوئی

تعلیم الاسلام کالج ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے موقعہ پر ریفریشر کورس کا انعقاد

ربوہ ۱۱ جنوری۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ گیسٹ ہاؤس میں کل شام ۷ بجے زیر صدارت جناب مبارک علی خانصاحب انٹرنیشنل کوچ و سیکرٹری پاکستان ریفری بورڈ ایک ریفریشر کورس کا انتظام کیا گیا۔ جس میں بہت سے ریفری صاحبان نے جو کہ ٹورنامنٹ کے موقع پر ربوہ تشریف لائے ہوئے ہیں شرکت کی مبارک علی خانصاحب نے ریفریشر کورس کی بحث کا آغاز کرتے ہوئے باسکٹ بال کے مختلف قواعد کی وضاحت کی اور ریفریز کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ ریفریز کے علاوہ اس کورس میں ٹیموں کے ایک ایک نمائندہ نے مبصر کی حیثیت سے شرکت کی جن کی تعداد ۲۰ کے قریب تھی۔

(محمد اسلم قریشی ایسوسی ایٹ سیکرٹری سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن)

نئی دہلی ۱۱ جنوری باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم مسٹر نہرو کو جن پر خون کے دباؤ کا دورہ پڑا تھا ڈاکٹروں نے کئی ماہ تک آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ ۷۴ سالہ وزیر اعظم نے کل رات آرام سے گزاری ہے مسٹر نہرو دہلی واپس آنے کے لئے بیتاب ہیں۔ مسٹر نہرو کی صاحبزادی مسز اندرا گاندھی نے کل اخباری نمائندوں کو بتایا کہ مسٹر نہرو کے دہلی واپس آنے کے متعلق ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵